السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اکرام اللہ بزریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی سے دکان کرایہ پرلیتا ہے۔ ماہانہ کرایہ کے علاوہ مالک دکان کرایہ دار سے پگڑی کی رقم وصول کرتا ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز بعض اوقات کرایہ دار اس دوکان کو کچھ وقت استعمال کر کے کسی دوسرے شخص کو کرایہ پر دے دیتا ہے اوراس شخص سے منہ مانگی پگڑی وصول کرتا ہے۔ جبکہ مالک دکان کواس سے کچھ نہیں ملتا کیا شرعاً ایسا کرنا درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مالی کے معاملات کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے ''کہ اے ایمان والو! تم ایک دوسرے کے مال باطل زرائع سے مت حاصل کروہاں اگر تجارت باہمی رضامندی سے ہو تو ٹھیک ہے۔ (4/النساء: 29)

اس ارشاد باری تعالیٰ کے پش نظر مروجہ پگڑی کا کاروبار ناجائز اور حرام ہے۔ اگر مالک دکان پیشگی وصول کی ہوئی رقم ماہ بماہ کرایہ میں وضع کرتا رہے تو جائز ہے۔ کیوں کہ اس میں کرایہ دار کی طرف سے مالک دکان کی خیر خواہی ہے کہ وہ یکشمت لی ہوئی رقم کو اپنے مصرف میں لئے آتا ہے۔ اگر وصول کی ہوئی رقم کرایہ کا حصہ نہیں بنتی تو مالک کا اس طرح پیشگی رقم وصول کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ کیوں کہ مالک اس رقم کے معاوضہ میں کرایہ دار کو کچھ نہیں دیتا۔ اس طرح کرایہ دار کا اس دکان کو آگے پگڑی پر دینا بھی جائز نہیں۔ کیوں کہ یہ مالک کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں تصرف کرنا ہے اگر مالک اراضی بھی ہوجائے تو بھی ناجائز ہے کیوں کہ یہ مال بلامعاوضہ حاصل کیا گیا ہے اگر تجارت کا کوئی اڈا یا مکان کا محل وقوع کوئی قدر وقیمت رکھتے ہیں تو وہ اصل مالک کا حق ہے کرایہ دار صرف اس کو اپنے استعمال میں لانے کا روادار ہے اسے آگے فروخت کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ آخر یہ کرایہ دار دوسرے کرایہ کو مذید رقم کے معاوضے میں کیا چیز دیتا ہے۔ ایسے کاروبار کو تجارت تو نہیں کہا جاسکتا ہے۔ جس میں معاوضہ ضروری تو ہوتا ہے پھر حدیث میں ہے ''کہ نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی دوسرے کو نقصان پہنچاؤ۔'' پگڑی کا کاروبار اس حدیث کے بھی خلاف ہے۔ کیوں کہ ایسا کرنے سے مالک دکان کو نقصان ہوتا ہے۔ اگر کرایہ دار کو دکان کی ضرورت نہیں تو اسے چاہیے کہ اسے خالی کر کے مالک کے حوالے کردے۔ اگر مالک نے پیشگی کرایہ وصول کیا ہے تو اسے چاہیے کہ اجارہ کی باقی ماندہ مدت کے مقابل میں یکمشت رقم کا جتنا حصہ آرہا ہے۔ اسے واپس کردے۔ نیز اگر دکان متعین مدت کے لئے کرایہ پر بھی دی تو مالک دکان کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ کسی شرعی عذر کے بغیر اس معاملہ کو ختم کرے۔ اور نہ ہی کرایہ دار پر دکان خالی کرنے کا دباؤ ڈالے۔ اگر مالک ایسا کرتا ہے تو کرایہ دار کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے اس حق کرایہ داری سے دستبر داری کے عوض مال کا مطالبہ کرے یہ عوض اس کے علاوہ پر ہوگا کس کا کرایہ دار اپنی یکمشت دی ہوئی رقم میں سے اجارہ کی باقی مدت کے حساب سے حق دار ہوگا۔ ہمارے ہاں بعض شہروں میں پگڑی کی ایک بدترین صورت بھی رائج ہے۔ وہ اس مالک دکان 'دکان کی پوری رقم وصول کرلیتا ہے۔ لیکن خریدار کو مالکانہ حقوق نہیں دیتا بلکہ اس سے ماہ بماہ طے شدہ کرایہ وصول کرتا ہے۔ کرایہ دار اس دکان میں کسی دوسرے شخص کو بٹھا دیتا ہے اوراس سے کچھ رقم بھی وصول کرتا ہے مالک دکان نئے کرایہ دار سے پگڑی کی رقم کا بیس یا پچس فیصد وصول کرتا ہے تاکہ اس کے نام پر کرایہ کی رسید جاری کرے۔ شرعی طور پر مالک اور اپنے کرایہ دار کا یہ کاروبار ناجائز ہے۔ ایک مسلمان کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:260